OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com



# حوامیم سورتوں کے خصائص اور معنوی ولفظی مشترکات

# Characteristics and Semantic Commonalities of *Hawā'im* Surahs

Zuha Qaiser
*Doctoral Candidate Islamic Studies, Bahauddin Zakariya University, Multan*

## Abstract

Among the twenty-nine surahs beginning with disconnected letters (*Al-ḥurūf al-Muqaṭṭaa*), seven begin with the disconnected letters *Ḥāmīm*. These surahs are commonly known in traditional Muslim sources as the *Ḥawāmīm*. There are similarities in these Surahs. The themes are similar to the preceding Meccan surahs. This is fact that these surahs together form an interconnected group. They reveal a clear sense of character and unity. The *Hawāmim* Surahs have a special distinction and division in which they have in common the value of a resemblance in every aspect. In Tafaseer Ulema have talked about these similarities but not in much detail. This article aims to reflect on these similarities.

**Key Words**: *Hawāmīm*, Similarities, themes, *Tafseer*

## تمہید

حوامیم ' قرآن کریم کی وہ سورتیں ہیں جو ایک جیسے حروف مقطعات یعنی 'حٰم ' سے شروع ہوتی ہیں۔ یہ سات سورتیں ہیں جو بالترتیب نازل ہوئیں، ان کے نام یہ ہیں: غافر، فصلت، الشوری، الزخرف، الدخان، الجاثیۃ، الاحقاف۔ یوں تو قرآن کریم کی ساری سورتیں اپنے معنوی اور بلاغی پہلو کے اعتبار سے اعجاز کے درجے پر فائز ہیں کہ یہ کلامِ الٰہی ہیں اور ان میں کوئی تفریق نہیں کی جاسکتی۔ لیکن اپنے مضامین اور زمان ومکان کی مناسبت میں طرز تخاطب کی اساس پر حوامیم انفرادی خصوصیات کی حامل ہیں۔ اس کی جانب خود نبی کریم ﷺ کی ایک حدیث مبارکہ میں بھی اشارہ کیا گیا ہے: "ان اللہ اعطانی السبع الطوال مکان التوراۃ، واعطانی المئین مکان الانجیل، واعطانی الطواسین مکان الزبور، وفضلنی بالحوامیم والمفصل، وما قرأھن نبی قبلی"[1]۔ (اللہ تعالی نے مجھے تورات کے بدلے سبع طوال عطا کیں، انجیل کی جگہ مئون سورتیں دی گئیں، اور زبور کے بدلے طواسین سے نوازا گیا، جبکہ حوامیم اور مفصل سورتوں کے ذریعے مجھے فضیلت بخشی گئی ہے اور انہیں مجھ سے پہلے کسی رسول نے نہیں پڑھا)۔

CC BY

حوامیم سورتیں اپنی معنویت اور بلاغت کی وجہ سے ایک خاص مقام رکھتی ہیں۔ حضرت ابن عباسؓ کا فرمان ہے: "لکل شئ لباب ولباب القرآن الحوامیم[2]" (ہر شے کا ایک مغز و خلاصہ ہوتا ہے اور قرآن کا مغز و خلاصہ حوامیم ہیں)۔ ان سورتوں کو اپنے بلاغی پہلو کی جاذبیت اور اعجاز کے اعتبار سے "قرآن کریم کی زینت" بھی کہا گیا ہے[3]۔ یہ مکی سورتیں اگرچہ الگ الگ ہیں لیکن ان کے مضامین کے مابین ایک خاص قسم کی مشابہت موجود ہے جس کے بارے میں مفسرین کرام نے اشارے کیے ہیں اور علوم القرآن کی کتب میں اس پر باالاختصار گفتگو کی گئی ہے۔

**سورتوں کے فضائل**

مفسرین اور اہل علم کے ہاں حوامیم کو خاص اہمیت کا حامل تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس کی وجہ صرف اس کی ترتیب نزولی کا جداگانہ امتیاز یا معنوی و بلاغی خصائص ہی نہیں ہیں بلکہ خود آنحضرت ﷺ کی طرف سے بھی ایسی احادیث روایت کی گئی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم میں ان مجموعہ سُور کی ایک خاص فضیلت ہے۔ ذیل میں ان سورتوں کی فضیلت کے بارے میں وارد ہونے والی روایات اور مختلف اقوال کو پیش کیا جاتا ہے:

**حوامیم جہنم سے نجات دلانے والی سورتیں**

آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے: "الحوامیم سبعة وابواب النار سبعة: جھنم والحطمة ولظی وسعیر وسقر وھاویة والجحیم۔ ھفی یوم القیامة تأتی کل سورة وتقف ھلی باب من ھذہ الابواب ولا تدع قارئھا من آمن باللہ أن یذھب بہ الی النار"[4]۔ (حوامیم سورتیں سات ہیں اور آگ کے دروازے بھی سات ہیں جن کے نام یہ ہیں: جہنم، حطمہ، لظی، سعیر، سقر، ہاویہ اور جحیم۔ قیامت والے دن یہ تمام سورتیں جہنم کے ان دروازوں پر کھڑی ہوں گی اور ہر وہ شخص جو انہیں پڑھتا تھا اور وہ اللہ تعالی پر ایمان رکھنے والا تھا اس کو یہ سورتیں جہنم میں نہیں جانے دیں گی)۔

**حوامیم پہلے کسی رسول پر نازل نہیں ہوئیں**

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ان اللہ اعطانی السبع الطوال مکان التوراۃ، واعطانی المئین مکان الانجیل، واعطانی الطواسین مکان الزبور، وفضلنی بالحوامیم والمفصل، وما قرأھن نبی قبلی"[5]۔ (اللہ تعالی نے مجھے تورات کے بدلے سبع طوال عطا کیں، انجیل کی جگہ مئون سورتیں دی گئیں، اور زبور کے بدلے طواسین سے نوازا گیا، جبکہ حوامیم اور مفصل سورتوں کے ذریعے مجھے فضیلت بخشی گئی ہے اور انہیں مجھ سے پہلے کسی رسول نے نہیں پڑھا)۔

**حوامیم قرآنِ کریم کی دلہنیں ہیں**

حضرت زر ابن حبیش روایت کرتے ہیں کہ میں کوفہ کی جامع مسجد میں حضرت علیؓ کے سامنے تلاوت کر رہا تھا۔ جب میں حوامیم کے قریب پہنچا تو حضرت علیؓ نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ "اے زر بن حبیش، تم قرآن کی دلہنوں کی تلاوت کرنے والے ہو"۔[6]

**قرآنِ کریم کا مغز**

حضرت ابو عبیدہ ابن عباسؓ کا قول روایت کرتے ہیں کہ "ان لکل شیء لباب وان لباب القرآن الحوامیم"[7]۔ (ہر چیز کا ایک مغز ہوتا ہے اور قرآن کریم کا مغز حوامیم ہیں)۔

**حوامیم خوشبوؤں کے حدائق ہیں**

ابن منذر حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ جب تم حوامیم سورتوں تک پہنچو تو یہ ایسے ہے جس طرح تم کسی ایسے باغات میں پہنچ جاؤ جو خوشبوؤں سے لبالب اور تروتازہ ہیں۔ حمید بن زنجویہ حضرت ابن مسعودؓ کا قول نقل کرتے ہیں، فرمایا کہ: قرآن کی مثال یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے اہل وعیال کی زیارت کو نکلے، جب وہ گھر پہنچے تو اچانک وہاں بارش کے آثار دیکھے، پھر کچھ دیر میں اسے وہاں سرسبز وشاداب مہکتے باغات نظر آئیں۔ بارش کے قطروں کی مثال قرآن کریم کی عظمت کی سی ہے اور اس میں حوامیم مہکتے باغات ہیں جو حیران کر دینے والے ہیں۔[8]

**قرآن کی زینت**

حضرت مجاہد صحابی رسول عبد اللہ ابن مسعود سے نقل کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: "حوامیم سورتیں قرآن کی زینت وسنگھار ہیں"[9]۔

**حوامیم جنت میں بلند درجات کی ضامن**

ابن ضریس نے اسحاق بن عبد اللہؓ سے روایت کرتے ہوئے فرمایا: "رسول اللہ ﷺ کا قول ہے: ہر درخت کا ایک پھل ہوتا ہے اور قرآن کے پھل حم سے شروع ہونے والای سورتیں ہیں۔ جو شخص یہ چاہے کہ وہ قیامت والے دن جنت کے باغ میں بلند مقام پر پہنچے تو وہ حوامیم سورتوں کی تلاوت کرے۔ جس شخص نے سورت دخان جمعہ کے دن پڑھی اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ اور جو شخص ایک دن رات میں الم السجدہ اور تبارک الذی بیدہ الملک تلاوت کرلے گویا اس نے لیلۃ القدر پالی۔"[10]۔

**حوامیم جنگ میں دشمن پر فتح کے حصول میں معاون**

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ: "جنگ خیبر کے مقوع پر مسلمانوں کو جب شکست ہونے لگی تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی مٹھی میں مٹی بھر کر دشمنوں کی جانب پھینکی اور کہا حم لاینصروں، اس سے مخالفین کو شکست ہوگئی۔ نہ ہم نے تیر چلایا نہ ہی نیزہ پھینکا"[11]۔ سنن نسائی میں حضرت براء ابن عازب کے حوالے سے روایت کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جب تم کل اپنے دشمن کا سامنا کرو تو تمہارا اشعار یہ کلمات ہونے چاہئیں: حم لاینصرون۔"[12]

**حوامیم سورتوں کے اسلوبی خصائص ومشترکات**

**مبحث اول: حوامیم سورتوں کے فواتح کے مابین مماثلت**

حوامیم سورتوں کے خصائص ومشترکات کے بارے میں غور کرتے ہوئے جو چیز سب سے پہلے سامنے آتی ہے وہ ان کے فواتح ہیں۔ ان کی ابتدائی آیات کے درمیان پایا جانے والا تشابہ اتفاقی نہیں ہے۔ اس نوع کی مماثلت قرآن حکیم کی دیگر سورتوں میں نہیں ملتی۔ ان کے فواتح اس طرح ہیں: غافر: حٰم تنزیل الکتاب من اللہ العزیز العلیم[13]۔ فصلت: حٰم تنزیل من الرحمان الرحیم۔[14] الشوری: حٰم عسق کذلک یوحی الیک والی الذین من قبلک اللہ العزیز الحکیم۔[15] الزخرف: حٰم والکتاب المبین۔[16] الدخان: حٰم والکتاب المبین۔[17] الجاثیہ: حٰم تنزیل الکتاب من اللہ العزیز الحکیم۔[18] الاحقاف: حٰم تنزیل الکتاب من اللہ العزیز الحکیم۔[19] ان فواتح کو سامنے رکھتے مماثلت اور تشابہ کی جو جہات سامنے آتی ہیں ان کی تفصیل یہ ہے:

(1) یہ تمام فواتح ایک ہی جیسے حرفِ مقطعہ "حٰم" سے شروع ہوتے ہیں۔

(2) ان میں سے تین سورتوں کے فواتح حٰم کے بعد آیت "تنزیل الکتاب من اللہ العزیز العلیم" کے ساتھ وارد ہوئی ہیں۔

(3) ان سب فواتح میں حٰم کے بعد قرآن کریم کی عظمت کو بیان کیا گیا ہے۔ قرآن مجید کی سورتوں کے شروع میں جہاں جہاں حروف مقطعات آئے ہیں ان میں سے 24 مقامات پر فواتح میں قرآن کی عظمت بیان کی گئی ہے، جو اس بات کی دلیل ھے کہ ان دونوں (عظمت قرآن اور حروف مقطعہ) کے درمیان ایک خاص تعلق ہے۔

(4) ان میں سے دو سورتوں میں حٰم کے بعد آیت "والکتاب المبین" وارد ہوئی ہے۔

(5) آخری دو سورتوں میں اسمِ ربانی "الحکیم" استعمال ہوا ہے[20]۔

**مبحث دوم: انسجامِ نظمی**

حوامیم سورتیں ایک دوسرے کے ساتھ صرف ترتیب نزولی اور حروف مقطعات کے ضمن میں ہی جڑی ہوئی نہیں ہیں بلکہ ان کے درمیان موضوعاتی وحدت بھی پائی جاتی ہے۔ موضوعاتی وحدت یا انسجامِ نظمی کی مختلف صورتیں ہیں، ان میں سے ایک نمایاں ربط سورتوں کے اواخر وابتداء کے درمیان مضامین کی نوعیت کا ہے۔ اس کی بعض مثالیں درج ذیل ہیں:

(1) بعض اوقات کسی سورت کے اواخر میں ایک موضوع کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے مگر اس کی وضاحت اگلی سورت میں وارد ہوتی ہے، یا یہ کہ کسی آیت کے اواخر میں ایک مدعا ذکر کیا جائے مگر اس کی دلیل اگلی سورت میں مذکور ہوتی ہے[21]۔ اس کی مثال سورت الشوری اور الزخرف کے درمیان تعلق کی نوعیت ہے۔ سورت الشوری کے اواخر میں اللہ تعالی نے فرمایا "للہ ملک السماوات والارض یخلق مایشاء یھب لمن یشاء اناثاً ویھب لمن یشاء الذکور اَو یزوجھم ذکراناً واناثاً ویجعل من یشاء عقیماً انہ علیم قدیر"[22] اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالی نے اولاد کی جنس کے حوالے سے اپنی قدرت عالیہ کا بیان فرمایا ہے کہ وہ جسے چاہے اپنی مرضی سے نواز دیتا ہے۔ کسی کو بیٹا کسی کو بیٹی جبکہ کسی کو دونوں عطا کرتا ہے۔ اسی سے متعلقہ مضمون کی وضاحت سورت زخرف میں وارد ہوئی ہے جس میں فرمایا گیا کہ جب ان کفار میں سے کسی کو بیٹی کی خوشخبری دی جاتی ہے تو اس کا چہرہ غم اور بیزاری سے سیاہ ہو جاتا ہے۔ فرمان الہی ہے: "واذابشر اَحدھم بماضرب للرحمان مثلاً ظل وجھہ مسوداً وھو کظیم"[23] امام ثقفی رحمہ اللہ اس کے ذیل میں فرماتے ہیں: "فکمل الواقع ھنا بما تعلق بہ"[24] (اس آیت کے ذریعے سابقہ سورت کی بات کو مکمل کر دیا گیا جو اس سے مربوط ہے)۔

اسی طرح سورت شوری کی ایک آیت ہے جس میں مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے کہ اگر اللہ تعالی لوگوں میں مال و دولت کی فراوانی کر دے تو وہ زمین پر فساد کرنے والے بن جائیں: "ولو بسط اللہ الرزق لعبادہ لبغوا فی الاَرض ولکن ینزل بقدر مایشاء انہ بعبادہ خبیر بصیر"[25] اسی مضمون کو اگلی سورت الزخرف میں آگے بڑھاتے ہوئے فرمایا گیا کہ اگر یہ خدشہ نہ ہوتا کہ لوگ یہ دیکھ کر کفر پر مجتمع ہونے لگیں گے تو کفار کو اتنا مال و دولت دیا جاتا کہ ان کے گھر کی چھتیں اور سیڑھیاں چاندی کی بنا دی جاتی جن پر وہ چڑھتے: "ولولا اَن یکون الناس اَمۃ واحدۃ لجعلنا لمن یکفر بالرحمان لبیوتھم سقفاً من فضۃٍ ومعارج علیھا یظھرون"[26]۔

(2) حوامیم سورتوں کے درمیان ایک خصوصیتِ مشترکہ یہ بھی ہے کہ ان سب کی ابتداء اور نہایت کے مابین معنوی یا لفظی اعتبار سے ایک ربط موجود ہوتا ہے۔[27] مثال کے طور پہ سورت غافر کے ابتدائی حصے میں یہ آیت وارد ہوئی ہے: "فادعوا اللہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون"[28] اس میں مسلمانوں کو نصیحت کی گئی ہے کہ وہ اللہ تعالی کی ذات سے رجوع کریں اور اس

سے دعا مانگتے رہیں۔ عین یہی مضمون سورت کے آخری حصے میں بھی وارد ہوا ہے: "وقال ربکم ادعونی استجب لکم"[29] اس آیت میں فرمایا گیا کہ مجھ سے طلب کرو اور مانگو، میں قبول کروں گا۔

اسی ضمن میں ایک مثال سورت احقاف کی بھی ہے۔ اس کے پہلے حصے میں خلقِ ارض و سما کی بات کی گئی ہے: "وماخلقنا السماوات والأرض وما بینھما الا بالحق وأجل مسمی والذین کفروا عما أنذروا معرضون"[30] اور اس سورت مبارکہ کی نہایت بھی اسی مضمون پر ہوئی ہے: "أولم یروا أن الذی خلق السماوات والأرض ولم یعی بخلقھن بقادرٍ علی أن یحیی الموتی بلی اِنہ علی کل شیء قدیر"[31]

**مبحث سوم: لفظی مشترکات**

لفظی اور ظاہری اعتبار سے انسجام نظمی اور اشتراک کا عنصر بھی حوامیم کا نمایاں وصف ہے۔ ان سورتوں میں لفظی اعتبار سے تشابہ آیات کا بکثرت ورود ہوا ہے جو معنوی اور بلاغی پس منظر میں جمالیاتی مظہر کو عیاں کرتے ہیں۔ اس کی چند مثالیں ذیل میں پیش کی جاتی ہیں:

(1) سورت غافر سورت مبارکہ میں لفظی اعتبار سے تشابہ آیات کی کئی انواع ہیں، ان میں سے ایک قسم میں یہ تین آیات نمایاں ہیں: پہلی آیت: "لخلق السماوات والأرض أکبر من خلق الناس ولکن أکثر الناس لایعلمون"[32] دوسری آیت ہے: "اِن الساعۃ لآتیۃ لاریب فیھا ولکن أکثر الناس لایؤمنون"[33] جبکہ اس مجموعے کی تیسری آیت یہ ہے: "اللہ الذی جعل لکم اللیل لتسکنوا فیہ والنھار مبصراً اِن اللہ لذو فضلٍ علی الناس ولکن أکثر الناس لایشکرون"[34]

یہ تینوں آیات کسی نہ کسی صفت کی انسانوں سے نفی پر اختتام پذیر ہوتی ہیں۔ وہ تین صفات علم، ایمان اور شکر ہیں کہ اکثر لوگ علم نہیں رکھتے، ایمان نہیں لاتے اور شکر گزاری کا عمل انجام نہیں دیتے۔ پہلی آیت میں نفی خلقِ اکبر اور خلقِ اصغر کے سیاق میں وارد ہوئی ہے۔ یہ ایک ایسا امر ہے جسے ہر غور و فکر کرنے والا جان سکتا ہے۔ دوسری آیت میں نفی علمِ غیب کے سیاق میں آئی ہے کہ قیامت کے وقوع پذیر ہونے میں کوئی شک نہیں جس کا علم پوردگار باری تعالی کو حاصل ہے مگر اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔ جبکہ تیسری آیت میں سیاق اللہ تعالی کی نعمتیں ہیں جن کا اکثر لوگ شکر ادا نہیں کرتے۔

(2) اسی طرح سورت فصلت میں بھی تشابہ واشتراک لفظی کی یہ نوع مختلف آیات کے مابین نمایاں نظر آتی ہے۔ مثال کے طور پہ یہ دو آیات ہیں: "لایسأم الانسان من دعاء الخیر واِن مسہ الشر فیؤوس قنوط"[35] اور "واِذا أنعمنا علی الانسان أعرض ونأی بجانبہ واذا مسہ الشر فذو دعاء عریض"[36]۔ ان دونوں آیات کے اندر لفظی تشابہ واشتراک واضح ہے۔

(3) اس نوع کے اشتراک کی مثالیں حوامیم سورتوں کے مابین باہم بھی بکثرت وارد ہوئی ہیں۔ اس کی ایک مثال یہ ہے۔ سورت زخرف میں اللہ تعالی نے فرمایا: "وقالوا لوشاء الرحمان ماعبدناھم مالھم بذالک من علمٍ اِن ھم اِلا یخرصون"[37] اسی اسلوب میں ایک آیت سورت الجاثیہ میں نازل ہوئی ہے: "ومالھم بذلک من علمٍ اِن ھم اِلا یظنون"[38]۔ ان دونوں آیات کا اسلوب ایک جیسا ہے۔ اس میں کفار کے دو مزاعم کی نفی کی گئی اور کہا گیا ہے کہ وہ اس دعوے میں جھوٹ بولتے ہیں۔ البتہ پہلی آیت میں "یخرصون" کا لفظ استعمال کیا گیا جبلکہ دوسری آیت میں "یظنون" وارد ہوا ہے۔ مفسرین اس کی توجیہہ یہ بیان کرتے ہیں کہ پہلی آیت میں کفار کے اس دعوے کی تردید مقصود تھی کہ معاذاللہ فرشتے اللہ تعالی کی بیٹیاں ہیں۔ اس لیے فرمایا گیا کہ وہ صریح اور مکمل جھوٹ کہہ رہے ہیں۔ جبکہ دوسری آیت میں ان کے اس دعوے کی تردید مقصود تھی جس میں وہ کہتے تھے کہ ہم بلاشبہ مریں گے اور دوبارہ اٹھائے جائیں گے، لیکن ہمیں دوبارہ زمانہ (دہر) مبعوث کرے گا۔ ان کے اس دعوے میں پہلی بات

درست ہے کہ وہ اٹھائے جائیں گے لیکن دوسرا حصہ جھوٹ ہے۔ اس پس منظر میں مذکورہ دعوے کی تردید کے لیے یظنون کے لفظ کا استعمال کیا گیا ہے۔[39]

**مبحث چہارم: موضوعاتی و منہج مکالمہ کے خصائص و مشترکات**

یہ حوامیم سورتوں کے خصائص اور بعض مشترکات کی کچھ مثالیں ہیں جن کو یہاں بیان کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ موضوعاتی اور منہج مکالمہ کے لحاظ سے ان کے کچھ مزید مشترکات ہیں جن کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے، مثال کے طور پہ:

(1) حوامیم سورتوں کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ ان سب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا قصہ ذکر کیا گیا ہے۔

(2) یہ تمام سورتیں مکی ہیں، اس لیے ان میں زیادہ تر کلام عقائد کے حوالے سے ہے۔ لیکن ان میں سے ہر سورت کی یہ خصوصیت ہے کہ ان میں سے ہر ایک کے اندر عقائد وارکانِ دین میں سے کسی ایک عقیدے و رکن پر خاص توجہ دی گئی ہے۔ گویا عمومی معارف میں اشتراک کے ساتھ ان کے اندر مرتب انداز میں ایک بحث سے دوسری بحث کی جانب انتقال بھی ہوا ہے[40]۔

(3) ان سورتوں میں کفار کے ساتھ طرز تخاطب میں ان کے کبر ونخوت کی صفت کو بہت زیادہ ذکر کیا گیا ہے۔ واقعات کے ضمن میں بھی اور مکالماتی و تنبیہی بیان کے دوران بھی۔ اس طرز تخاطب اور کفار کی اس خاص صفت کا بیان مختلف پیرائے میں وارد ہوا ہے، جو کہیں ترغیب کے پیرائے میں ہے، کہیں استدلالی طرز کلام میں اور کہیں ترہیب کے پیرائے میں۔

(4) قرآن کریم میں جو استدلالی اسالیب اختیار کیے گئے وہ چار قسم کے ہیں: نقلی، منطقی، مشاہداتی اور استقرائی۔ حوامیم سورتوں کی خصوصیت یہ ہے کہ ان میں زیادہ تر مشاہداتی طرز استدلال اختیار کیا گیا ہے[41]۔

(5) ان سورتوں کے مضامین میں زمان ومکان کی مماثلت بھی پائی جاتی ہے جس کی وجہ موضوعات کا ایک جیسا ہونا ہے[42]۔

**نتائج وحاصلات**

1- قرآن حکیم کی حوامیم سورتیں ایک مربوط لڑی کی طرح ہیں جو لفظی اور معنوی خصائص کے اعتبار سے انفرادی حیثیت میں بھی اور اجتماعی لحاظ سے بھی یکسانیت کی حامل ہیں۔ یہ امتیازی وضف دیگر سورتوں کے مابین نہیں پایا جاتا۔

(2) حوامیم سورتوں کے درمیان موضوعاتی وحدت پائی جاتی ہے اور ان میں عقائد وایمان کی مباحث سرفہرست ہیں۔

(3) جس طرح 'نظم قرآن' کی مباحث میں یہ نکتہ اہم ہوتا ہے کہ ایک آیت کا یا ایک موضوع کا اگلے موضوع کے ساتھ ربط کیا ہے اور اس کا مقصدی پہلو کونسا ہے، اسی طرح سورتوں کی ابتداء واواخر کے مابین ربط اور ایک موضوع میں تراکیب ومفردات کے اختلاف کی نوعیت کے بھی امتیازی خصائص ہوتے جن پر مفسرین اور علم بلاغت سے شغف رکھنے والے علماء نے کلام کیا ہے۔ حوامیم سورتوں میں بھی ان تمام جوانب کو واضح طور پہ محسوس کیا جاسکتا ہے۔

(4) حوامیم سورتوں کے منہج مکالمہ اور طرزِ استدلال میں یکسانیت پائی جاتی ہے۔

(5) حوامیم سورتیں اپنی فضیلت کے اعتبار سے بھی بلند درجہ رکھتی ہیں اور نہایت اہمیت کی حامل ہیں۔

**References**

[1] Muhammad bin Ahmad Al-Ansari Al-Qurtubi, Al-Jame Li'ahkaam el Quran, Research: Ibraheem al-Hannavi (Cairo, Darul Hadith, 1997), 17:83.

[2] Imad ulddin, Hafiz Ibn Kathir, Tafseer Ibn Kathir (Beirut, Daar ul kutub al-ilmia,2001),4:458.

[3]Al-alusi, Shihab ad-Din al-Baghdadi, Ruh al-Ma'ani (Beirut, Dar al-Shuruq, 1994),5:312.

[4] At-Tirimzi, Imaam Abu Isa Muhammad, Sunan Tirimzi (Beirut, Daar al-Kututb al-Ilmia,1984) Hadith Number:2386.

[5]Al-Qurtubi, Al-Jame Li'ahkaam el Quran, 1783.

[6]Ibid, 17/83.

[7]Abu Dawud, Salman bin al-Ash'as, al-Sijistani, Sunan Abu Dawud(Beirut, Daar-Ihya at-Tutath al-Arabi,2003) Hadith Number: 1835.

[8] Abu-Ishaq al-Sa'alabi, Al-Kashf wal-Bayan (Beirut, al-Maktaba al-Ilmia, 1997) 1/342.

[9]Ibid, 1/370.

[10] Abu Abdullah, Ahmad bi Muhammad bi Hambal, Musnad Ahmad (Cairo,Maktab al-Khanji, 2006 ) Hadith Number:2622.

[11] Al-Nisa'I, Abu Abdu ul Rahman, Ahmad bi Shuaib al-Khurasani, Sunan Nisa'I (Cairo, Daar al-Ma'arif, 1999) Jadith Number:3307.

[12]Ibid, Hadith Number, 3031.

[13]Ghafir 40: 1-2.

[14]Fussilat 41:12.

[15]Al-Shura 421-3.

[16]Al-Zukhruf 43: 1-2.

[17]Ad-Dukhan 44:1-2.

[18]Al-Jasia 45:1-2.

[19]Al-Ahqaf 46:1-2.

[20] At-Tayyar, Abdullah bi Muhammad, al-Ayaat al-Mutashabihat Hikam wa-Asrar wa-Fawa'id (Riyadh, Dar al-Tazamuria, 2012)475.

[21] Al-Suyuti, Jalaluddin, Marasid al-Matal'I (Makkah, al-Maktaba al-Makkia, 1998)153.

[22]Al-Shura 42: 49-50.

[23]Al-Zukhruf 43:17.

[24] Ahmad bi Ibrahim al-Saqafi, Al-Burhan fi Tanasub al-Quran (Beirut, Dar al-Shuruq, 2009) 161.
[25]Al-Shura 42:27.
[26]Al-Zukhruf 43: 33.
[27]Muhammad Abu Musa, Mi Asrar at-Tabir al-Qaurani (Cairo, Maktab Wuhba, 2014) 2/96.
[28]Ghafir 40: 14.
[29]Ghafir 40: 60.
[30]Al-Ahqaaf 46: 3.
[31]Al-Ahqaaf 46: 33.
[32]Ghafiq 40: 57.
[33]Ghafir 40: 59.
[34]Ghafir 40: 60.
[35]Fussilat 41: 49.
[36]Fussilat 41: 51.
[37]Al-Zukhruf 43: 20.
[38]Al-Jasia 45:24.
[39]Mahmud bi Nasr Al-Kirmani, Al-Burhan fi Mutashabi al_quran (Beirut, Daar al-Kutub al-Ilmia, 2001), 224.
[40]Min Asrar al-Tabir al-Qurani, 2:110.
[41]Ibid, 2:113.
[42]Marasid al-Matali, 280.